دل کے احساسات قلمبند کر لیتا ہوں
کرتا ہوں اقرار کہ شاعری مجھے آتی نہیں
میں چاہے لاکھ کوشش کرلوں سلام
یاد رفتگاں مرے دل سے جاتی نہیں

(سلام لاجپوری)

تنخواہ کے لئے ہے نہ ہے واہ کے لئے
ہے میری شاعری دل آگاہ کے لئے
ہے یہ دعا کہ ترک فضول نصیب ہو
جو کچھ لکھوں وہ ہو فقط اللہ کے لئے

(اکبرالہ آبادی)

دل کے احساسات

حصہ چھارم

کلام

عبدالسلام لاجپوری

نام کتاب۔ دل کے احساسات۔ حصہ چہارم

کلام۔ عبدالسلام لاجپوری

تخلص۔ سلام لاجپوری

صفحات۔ ۱۰۱

مطبع۔

ناشر۔ مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلّہ، لاجپور، سورت، انڈیا

ایڈیشن۔

سن طباعت۔

تعداد۔

ملنے کے پتے

مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری، محلّہ، سورت

مدرسہ اسلامیہ، صوفی باغ، سورت

عبدالسلام مارویا، لندن

موبائل نمبر 07877937731

بس تری رضا چاہئے

الٰہی بس تری رضا چاہئے
نہ آنی قبل اس کے قضا چاہئے
تو ہو جائے ہم سے راضی
تو پھر ہمیں کیا چاہئے
رہے ترے حکم پہ راضی
دل کی یہ کیفیت سدا چاہئے
دے ہمیں عاجزی کی دولت
نہ آنی ہم میں انا چاہئے
نہ ہو ہمیں موت سے وحشت
عطا شوق لقاء چاہئے
دے ترے در پہ فوری حاضری
مؤذن کی آنی بس ندا چاہئے
دے ہمیں رضا کا پروانہ
اور ہمیں کیا چاہئے
ہے تجھے سب معلوم
کہ کسے کیا چاہئے

وہ ہے بڑا رحیم و کریم

سلام مانگنے کا سلیقہ چاہیئے

آقا سے قربت کا ذریعہ

درود و سلام کی کثرت
آقا سے قربت کا ذریعہ ہے
اس پر کیجئے دوام
عمل بہت بڑھیا ہے
نہ ہوئی محبوبیت آپ کی کم
گذر چکی کئی سو صدیاں ہے
تھا لقب امی مگر
بہا دیئے علم کے دریا ہے
ذکر آپ کا کہاں کہاں نہیں ہوتا
گاؤں گاؤں شہر شہر قریہ قریہ ہے
تھے اصحاب رسول بڑے خوش نصیب
گذری آقا کی صحبت میں ان کی گھڑیاں ہے
ہے سلام آپ سید الانبیاء
اور آپ ہی امام الانبیاء ہے

ہنر

بات کہنے کو بھی چاہئے ہنر ہوتا ہے
یہ ہو تو باتوں میں اثر ہوتا ہے
بہت سوں کو زباں دانی پہ فخر ہوتا ہے
مگر لہجے میں بھرا زہر ہوتا ہے
اسی سبب باتوں میں نہ کوئی اثر ہوتا ہے
جو کچھ کہا جائے سب بے اثر ہوتا ہے
گفتگو کرنے کا جس میں ہنر ہوتا ہے
سلام متاثر اس سے قلب و جگر ہوتا ہے

ضد

آدمی جب ضد پر اتر آتا ہے
صحیح غلط کہاں نظر آتا ہے
پھر وہ اپنی ہی سوچ کو صحیح بتاتا ہے
دوسروں کی بات کو جھوٹی بتاتا ہے
ضد نہ ہو تو بات سلجھ جاتی ہے
وگرنہ صحیح بات بھی الجھ جاتی ہے
ضد چھوڑ حق کو اپنانا چاہیئے
سچ کے آگے سر کو جھکانا چاہیئے
خدا ہم سب کو یہ صفت عطا کرے
نہ بھٹکے ہم راہ راست سے خدا کرے

سکون

چاہتا ہر کوئی سکون ہے
مگر کہاں ملتا سب کو سکون ہے
جسے دیکھئے ہے وہ پریشاں
نہ گھر میں سکون ہے نہ باہر سکون ہے
سکون خدا کی خاص دین ہے
اسے یہ ملتا ہے جو اس کا فین ہے
اپنی یاد میں ہی رکھا
اس نے سکون و چین ہے
کیجئے ادا پابندی سے نماز
جو ہم سب پر فرض عین ہے
سجدے میں سر رکھ کر دیکھئے
ملتا کیسا سکون و چین ہے

عزت

یہ چیز دکانوں میں نہیں ملتی خدا دیتا ہے

عزت و ذلت خدا دیتا ہے

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

خدا قرآن میں یہ صدا دیتا ہے

جسے خدا عزت دے وہ عزت پاتا ہے

اس کے ذکر سے قلب بھی لذت پاتا ہے

جو برا ہے اسے اچھا بھی برا نظر آتا ہے

سچا بھی پھر اسے جھوٹا نظر آتا ہے

جو جیسا ہوتا ہے اسے ویسا ہی دکھائی دیتا ہے

کہنا چاہیئے آئینے میں اپنا ہی عکس دکھائی دیتا ہے

اثر

دو چیزیں ایسی ہیں جس کا اثر ہوتا ہے
مجھ پر آپ پر سب پر ہوتا ہے
اک ہے موسم سرما دوسرا ماحول ہے
یہ مرا نہیں دانا کا قول ہے
اس لئے صحبت ہمیشہ اچھی رکھو
نیک لوگوں سے ہی دوستی رکھو
دین اسلام کی یہی تعلیم ہے
اس سے رہتا دین صحیح سالم ہے

کرنا نیک صحبت اختیار

جیسا دوست ہوگا

تو بھی ہوگا ویسا

اس لئے نہ رکھ

دوست کوئی ایسا ویسا

ہوتا ہے صحبت کا اثر

جانتا ہے یہ بات ہر بشر

اس لئے کرنا نیک صحبت اختیار

ہوگا تو بھی ویسا جیسا ہوگا یار

سرمایہ

کل میں تو تھا مجلس میں آیا
مگر آپ کو موجود نہ پایا
تا دیر خدا سلامت رکھے
سروں پر ہمارے آپ کا سایہ
آپ کی غیر حاضری دل کو کھلتی ہے
آپ ہے ہمارا عظیم سرمایہ

نوٹ۔ بندے کی جو مسجد قبا میں مجلس ہوتی ہے اس تعلق سے اس کو تحریر کیا تھا۔

آپ کے ہی دم سے یہ میخانہ آباد ہے

کل تک ہوتی نیچے نشست تھی

آگئے اب ہم اک درجہ اوپر ہے

ہے آپ میں جو اک نیک خصلت

کرنا اس کی تعریف آپ کے منہ پر ہے

دیتے آپ مجلس کے لئے وقت ہے

ہو جاتے مجلس میں حاضر بر وقت ہے

آپ کے ہی دم سے یہ میخانہ آباد ہے

آپ کی استقامت کی کیا بات ہے

خدا آپ کو دارین میں بہتر جزا دے

عبادت میں آپ کو لطف اور مزہ دے

نوٹ۔اس کا تعلق بھی بندے کی مجلس سے ہے۔

آقا کا کوئی ثانی نہیں

آئے دنیا میں بہت سے پیمبر
مگر آقا کا کوئی ثانی نہیں

دنیا میں بہت سی جالیاں ہیں مگر
روضہ سے پیاری کوئی جالی نہیں

ہوئے وہ دارین میں ناکام
جس نے بات آپ کی مانی نہیں

وحی کے آگے سر جھکانا ہوتا ہے
یہاں چلتی اپنی من مانی نہیں

جس بات سے ہو دل کسی کا زخمی
ایسی بات زباں پہ لانی نہیں

ہوگا وہ آدمی آخرت میں بیحد پشیماں
قدر جس نے زندگی کی جانی نہیں

سلام دین کی ساری ہی باتیں ہیں سودمند
کوئی بات بھی ہوتی فائدے سے خالی نہیں

جہالت سے ہمارا کوئی ناتا نہیں ہے

جہالت سے ہمارا کوئی ناتا نہیں ہے
علم کے سوا ہمیں تو کچھ آتا نہیں ہے
حصول علم میں جو شرم سے کام لے
اسے علم کبھی آتا نہیں ہے
ہو جسے صحبت کا اپنی خیال
وہ مقدار سے زائد کھاتا نہیں ہے
ہے جو آدمی شریف الطبع
وہ احسان کرکے گاتا نہیں ہے
ہو جو چالاک و مکار
ایسا شخص دل کو بھاتا نہیں ہے
آئے نیکی کا خیال تو کر گذرو
یہ مہمان دو بارہ آتا نہیں ہے
ہو رہی ہے موسلا دھار بارش
پر ہاتھ میں اپنے چھاتہ نہیں ہے
لگ جائے جسے تکبر کا مرض
پھر وہ جلدی جاتا نہیں ہے

طبیعت میں جس کی وفا نہیں ہوتی
ایسے کم ظرف سے رکھتے ہم ناتا نہیں ہے
کرنا ہے علم حاصل تو ادب شرط ہے
یہ علم بے ادبوں کو منہ لگاتا نہیں ہے
برکتیں گھر سے روٹھ گئی ہے
جب سے گھر میں ماتا نہیں ہے
سلام اس شخص پہ کوئی بھروسہ نہیں کرتا
جو کرکے وعدہ نبھاتا نہیں ہے

خدا ہمیں ایسا ایمان دے

کی جس نے من مانی
بات خدا کی نہیں مانی
ہے یہ اس بات کی علامت
بہت کمزور ہے قوت ایمانی
خدا ہمیں ایسا ایمان دے
جو حکم خدا پہ جان دے
نفس و شیطان کی چال کو
سلام جو فوراً ٹال دے
نہ کرے ہم پیری زمانے کی
بلا وجہ بات کو گھمانے کی
کرے ہم ہر عمل میں کوشش
سنت رسول کو اپنانے کی

دنیا کی زندگی بس اک دھوکہ ہے

کہتا قرآن یہ بات موقع بموقع ہے
کہ دنیا کی زندگی بس اک دھوکہ ہے
ہے دونوں جہاں میں وہی کامیاب
جس نے خواہشات کو رکھے روکا ہے
کرلو زندگی کو نیکیوں سے پر
ملی ہوئی مہلت اور موقع ہے
کل کیا ہونا ہے کسے معلوم
ہر سانس ہوا کا اک جھونکا ہے
یہ جو سانسیں چل رہی ہے
سلام خدا کا عظیم تحفہ ہے

والد کی شفقت

باپ کی شفقت بھی ماں کی شفقت سے کم نہیں ہوتی
بات یہ ہے کہ ماں کی طرح ظاہر اک دم نہیں ہوتی
باپ بھلے اوپر سے سخت دکھے اندر سے نرم ہوتا ہے
وہی اولاد کے ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے
جب تک زندہ باپ ہوتا ہے
پورا اولاد کا ہر خواب ہوتا ہے
کرتا وہ محنت دن رات ہے
باپ ہونا کوئی آسان بات ہے
وہ بارش نہ دھوپ نہ ٹھنڈ دیکھتا ہے
بچوں کی خاطر ہر مشقت سہتا ہے
خدا ہر والد کو سلامت رکھے
اپنی بارگاہ میں مری یہ دعا امانت رکھے

ستر اسی سالہ کہانی ہے

یہ حیات حیات فانی ہے
ستر اسی سالہ کہانی ہے
بچپن بوڑھاپا اور جوانی ہے
ابن آدم کی یہی کہانی ہے
ہوں گے ساتھ نیک اعمال
تو قبر میں راحت رسانی ہے
بغیر اعمال صالحہ کئے
فردوس کی چاہت نری نادانی ہے
رہنا سلام ہر وقت چاق و چوبند
کسی وقت بھی آسکتا حکم ربانی ہے
نگاہ عبرت سے دیکھئے ہر چیز فانی ہے
اک خدا کی ذات ہے جو لافانی ہے

جانا ہے سب کو یہاں سے

نہ لگا دل دنیا سے
جانا ہے اک روز یہاں سے
ہے آخرت کی کرنسی نیک اعمال
ساتھ لے جانا ہوگا جہاں سے
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا
جانا ہے سب کو یہاں سے
جو آج جواں ہے کل بوڑھا ہوگا
گر جائیں گے دنداں سب دہاں سے
تھے کل تک جو مکیں یہاں
اک اک کر چلے گئے سب مکاں سے
کرلے سلام تو بھی زندگی کی قدر
چل رہی ہے سانس ابھی فضل خدا سے

تیمّم

اک مسئلہ ہے جانتے ہیں ہم اور تم
نام ہے اس مسئلے کا تیمّم
ہے اس میں کل تین فرض
کرتا ہوں آپ سے میں عرض
پہلا فرض ہے نیت دوسرا چہرے کا مسح کرنا
بوقت ضرورت دونوں فرض صحیح طرح ادا کرنا
ہے تیسرا فرض دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا
تینوں فرض برابر ادا کرنا
باقی رہی یہ بات کہ تیمّم کس چیز سے کر سکتے ہیں
تو رکھ یاد جو چیز نہ جلے نہ پگھلے اس سے کر سکتے ہیں

رحمت باری جوش میں آئی

ہر سو تھی جب ظلمت کی گھٹا چھائی
تو رحمت باری جوش میں آئی
آقا کی ہوئی آمد کی تیاری
حضرت آمنہ کی گود بھر آئی
لائے جب آقا دنیا میں تشریف
سب نے اس پر خوشیاں منائی
تھے آقا غار حرا میں
کہ آپ پر پہلی وحی آئی
سن کر قرآن آقا کی زبانی
لوگوں میں تبدیلی آئی
ہے یہی وہ مقدس کتاب
جو عالم میں انقلاب لے آئی
صحابہ نے کر کے اس پہ عمل
کی حاصل دارین کی بھلائی
جو بھی پڑھے گا اس کو سمجھ کر
کرے گا قرآن اس کی راہ نمائی

بڑے بڑے روحانی بیماروں نے
قرآن کی بدولت ہے شفا پائی

یہ حکم سلطانی ہے

یہ جو حکم قربانی ہے
یہ حکم حکم قرآنی ہے
نہ دینا اس میں عقل کو دخل
یہ حکم حکم سلطانی ہے
لینا ہر وقت عقل سے مشورہ
یہ سراسر نادانی ہے
حکم خدا کو کرنا بلا چوں و چرا تسلیم
سلام یہی تو دانائی ہے
نہ کیا گر کسی نے ایسا
تو مقدر میں اس کے رسوائی ہے

موت

موت کو چاہئے بس بہانہ ہوتا ہے
کسی راستے سے تو اس کو آنا ہوتا ہے
بنا کر کوئی بہانہ موت آجاتی ہے
اور آدمی کو ساتھ اپنے لے جاتی ہے
کوئی کچھ کر نہیں پاتا سب دیکھتے رہ جاتے ہیں
بس انا للہ کہتے رہ جاتے ہیں
کوئی ہو موت سب کا مقدر ہے
ہار جاتا اس کے آگے فاتح سا سکندر ہے
کرنی ہے اس بات کی فکر کہ ایمان کے ساتھ جائے
بوقت آخر زباں پر لاالہ الا اللہ آئے
ہے دعا سب کو نصیب حسن خاتمہ ہو
دعا سلام کی قبول بحق فاطمہ ہو

یادخدا

دل کی دنیا میں کوئی آنے نہ پائے
یاد خدا اس سے جانے نہ پائے
دل مرکز خدا ہے اسے پاک رکھ
بغض و عداوت سے صاف رکھ
یہ رحمت دو عالم کی سنت ہے
دیا گیا اس پہ وعدۂ جنت ہے
مومن چاہے جیسا بھی ہو
ہوتا سنت کا شیدائی ہے
بھاتی اسے آقا کی ہر ادا ہے
بات اس کی سارے زمانے سے جدا ہے
دل میں اس کے حب نبی و عشق خدا ہوتا ہے
یہ وصف اس سے کہاں کبھی جدا ہوتا ہے

جو وقت ملا ہے قدر کیجئے

ہے یہ مہینہ تلاوت کا
تلاوت شام و سحر کیجئے
وقت کو غفلت میں نہ گنوایئے
جو وقت ملا ہے قدر کیجئے
نہ کیجئے کسی سے بحث و مباحثہ
کرے کوئی بے اصولی تو صبر کیجئے
دل نہ ہو گر طاعت پہ مائل
تو اس پر جبر کیجئے
نفس ابھارے گر کسی کی برائی پر
تو فوراً خود پہ نظر کیجئے
اٹھاؤ جب ہاتھ دعا کے لئے
تو بندے کو بھی یاد کیجئے

خطبہ جمعہ

ہونا ہم میں یہ جذبہ چاہیۓ
دھیان سے سننا خطبہ چاہیۓ
بحمد اللہ ہم سب مسلمان ہے
نبی کی بات کا نگاہوں میں ہونا رتبہ چاہیۓ
سامنے ہمارے اکابر و اسلاف کا
سدا رہنا اسوہ چاہیۓ
خلاف شرع عمل کر کے
تعلیمات نبوی کو نہ کرنا رسوا چاہیۓ
حکم خدا و حکم رسول کے آگے
سر خم تسلیم رہنا چاہیۓ

وعدہ

جو بھی وعدہ کرو
ہونی اس میں وفا چاہئے
یہ بات مد نظر
سدا رہنا چاہئے
اس سے آدمی کا
وقار باقی رہتا ہے
خدا بھی اس عمل سے
سلام راضی رہتا ہے

پاکی

محبوب شریعت کو پاکی ہے

بچپن سے ہم سب اس کے عادی ہے

خاطر اس کے دیا خدا نے پانی ہے

کرنی سدا اس کی قدردانی ہے

ہے پانی کی طرح اور بھی اشیاء

مگر پانی کا کہاں کوئی ثانی ہے

بڑی خوبصورت پانی کی کہانی ہے

اسی پہ منحصر انسانی زندگانی ہے

اسی سے بجھتی ہماری پیاس ہے

پرندوں کو بھی رہتی اس کی آس ہے

یہ نعمت بڑی ہاں بڑی خاص ہے

وافر مقدار میں موجود ہمارے پاس ہے

کرتے اسی سے ہم غسل و وضو ہے

بعدہ کرتے رب کی طرف رجوع ہے

کپڑے اور بدن بھی کرتے اسی سے پاک ہے

کرنا ہے کیسے پاک بتا گئے رسول پاک ہے

ہر کام میں پاس ہمارے نبی کا اسوہ ہے
ہمیں حاصل یہ سعادت عظمی ہے
کرے جتنا بھی شکر خدا کم ہے
کہ امت محمدیہ میں ہوئے پیدا ہم ہے

آ ہی جاتی وقت پہ قضا ہے

موت سے کہاں کوئی بچا ہے
آ ہی جاتی وقت پہ قضا ہے
ہے وہ مومن قابل مبارکباد
رہتا جسے ہر دم خیال قضا ہے
جو تھے مجھ میں مکیں وہ بھی چل دیئے
دیتے یہ پیام خالی مکاں ہے
ہے صرف اک ذات خدا کی
جس کے لئے دوام و بقا ہے
کرنا اک روز مجھے آپ کو بھی
سلام جہان فانی کو الوداع ہے

استخارہ

شرع میں اک عمل بڑا پیارا ہے
مگر ہم نے کر رکھا اس سے کنارا ہے
استخارہ اس عمل کا نام ہے
کرنا مومن کو اس کا اہتمام ہے
ملتی اس سے خدا کی مدد ہے
قوی اس روایت کی سند ہے
ہو سکے تو اول یہ کام کرنا ہے
وقت مکروہ نہ ہو تو نماز پڑھنا ہے
بعد نماز پڑھنی دعائے خاص ہے
رکھنا اس کے ذریعے حاجت خدا کے پاس ہے
جب تک مسئلہ حل نہ ہو عمل رکھنا جاری ہے
نہیں کرنا اپنے اوپر مایوسی طاری ہے
خواب آنا استخارے کا پارٹ نہیں ہے
ارشاد رسول میں موجود کوئی ایسی بات نہیں ہے
ہاں کبھی خواب آ بھی سکتا ہے
اس طرح غیبی اشارہ پا بھی سکتا ہے

اصل چیز دل کا کسی جانب مائل ہو جانا ہے
اتنی باتوں سے استخارہ کامل ہو جانا ہے

استخارہ

ہے یہ بات واضح زمانے پر
نہیں ہوں شرمندہ اسے بتانے پر
کہ نہیں کرتے ہم بھروسہ تارے پر
رکھتے ہیں بھروسہ استخارے پر
کہتے جسے استخارہ ہے
عمل بڑا پیارا ہے
لیتا اس سے مومن خدا کی مدد ہے
مستقل اس کی اک صورت ہے
ہے یہ عمل آسان ہارڈ نہیں ہے
ڈرنے جیسی کوئی بات نہیں ہے
اس سے الجھن دور ہو جاتی ہے
دل کو حاصل کیفیت سرور ہو جاتی ہے
اس سے تعلق مع اللہ میں بھی آتی مظبوطی ہے
اسلام کے ہر عمل میں کتنی خوبصورتی ہے

صلوا کما رایتمونی اصلی

سن لے آقا کا یہ فرمان ہر مصلی

صلوا کما رایتمونی اصلی

نہ کرے نماز ادا جلدی جلدی

آقا نے ہمیں ہے اس کی تاکید کردی

کرنا ہے نماز سکون کے ساتھ ادا

پڑھنا ہے نماز کو اسی طرح سدا

تعدیل ارکان کا رکھنا خاص دھیان ہے

لوگ اس مسئلے سے ہوتے انجان ہے

نماز کو خدا نے بخشی عظیم شان ہے

کرنا صحیح طرح ادا ہر ارکان ہے

نماز صرف پڑھنا نہیں بلکہ صحیح طرح پڑھنا ہے

آقا نے جس طرح تعلیم دی اسی طرح پڑھنا ہے

شاعری

بجھے دلوں کو گرماتی ہے شاعری

باتوں کو سلیقے سے سمجھاتی ہے شاعری

روتے ہوؤں کو ہنساتی ہے شاعری

ہنستے ہوؤں کو رلاتی ہے شاعری

روٹھے دلوں کو مناتی ہے شاعری

سوتے ہوؤں کو جگاتی ہے شاعری

تحریر میں چاشنی پیدا کرتی ہے شاعری

تقریر کا حسن دو بالا کرتی ہے شاعری

شاعر کے ہوتے ہیں دو شوق سلام

اک شاعری دوسرا خوبصورت ڈائری

لکڑی

تھی تو وہ بے جان کہنے کو لکڑی تھی
آقا سے محبت بڑی گہری تھی

آقا سے جدائی کے غم میں اس نے رو دیا
کہنے لگی کیوں ساتھ میں نے آپ کا کھو دیا

آقا کی محبوبیت کا کیا کہنا
بہت کچھ بیاں کر دیتا ہے آنسوؤں کا بہنا

بے جان چیز بھی آپ پہ کیسی فدا تھی
نہیں کرنا چاہتی آپ کو الوداع تھی

ہر مومن کو قصہ اس کا معلوم ہے
سن کر اسے جاتا وہ خوشی سے جھوم ہے

محبت کا صلہ دیکھ لیجئے
کیا جزا ملی سن لیجئے

جنت کی بشارت وہ پا گئی
سب لکڑیوں میں وہ چھا گئی

صدق دل سے سلام کی یہ دعا ہے
قبول کرنے والی ذات خدا ہے

خدا ہمیں حب رسول عطا کرے
طفیل اس کے بہشت میں جگہ عطا کرے

سلام

ملے جو بھی مسلم کرو اسے سلام
بعد اس کے کرو جو چاہے کلام
ہے ارشاد خیر الانام
السلام قبل الکلام
نہیں خرچ ہوتا اس پر دام
ہے آسان نہیں ہے مشکل یہ کام
جب بھی ہو کسی مسلمان کا سامنا
تو کیجئے اسے سلام
ہے سلام اک بہترین دعا
کرو اس سنت کو خوب عام
ہے سلام کی چاہت کہ یہ عمل خوب عام ہو
اس پر عمل ہمارا صبح و شام ہو

فلسطین

خون شہیدان فلسطین اک روز رنگ لائے گا

دنیا بھر کے انصاف پسندوں کو اپنے سنگ لائے گا

جو خون بہایا جارہا ہے پانی طرح رائیگاں نہیں جائے گا

یہی خون ان کے جوش وجذبہ میں نئی امنگ لائے گا

ظلم آخر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

ظلم کی تاریکی بہت جلد چھٹے گی

شکست ظالمین کا مقدر بنے گی

ظالم کا غرور خاک میں مل جائے گا

مظلوم بہت جلد انصاف پائے گا

فلسطین

خون شہیدان فلسطین رنگ لائے گا

بہت جلد حق کا پرچم لہرائے گا

اے اہل فلسطین مایوس نہ ہونا

ظلم کے خلاف خاموش نہ ہونا

جب ہو حق پر تو دبنا کیسا

ظالم کوئی ہو پھر ڈرنا کیسا

مدد خدا بہت جلد آئے گی

ارض فلسطین فتح کا جشن منائے گی

چین سے جینے کا نبوی نسخہ

نفرت بری بلا ہے نہ پالو اسے
ہو گر دل میں تو نکالو اسے
دیا ہے دل خدا نے محبت کے واسطے
اس کا جو کام ہے وہی سکھاؤ اسے
روٹھا ہے گر کوئی تو مناؤ اسے
خود ہی مان جاؤ یا پھر مناؤ اسے
معاف کرنا ہے نبی کا اسوہ
چین سے جینے کا ہے یہ نبوی نسخہ

تکبر

تکبر انساں کو زیب دیتا نہیں
خدا بھی اس کی اجازت دیتا نہیں
یہ صفت بندے میں بڑا عیب ہے
بندے کو نہیں دیتا بالکل بھی زیب ہے
یہ تو صفت رب ذو الجلال ہے
اسی لئے متکبر پہ آتا رب کو جلال ہے
ہے دعا سلام کی عاجزی سب کو نصیب ہو
تاکہ ہر بندہ خدا سے قریب ہو
مرض تکبر سے سب کو شفا نصیب ہو
وہ چاہے ہو مالدار یا کہ غریب ہو

اپنے تو آخر اپنے ہوتے ہیں

خونی رشتوں کا خون نہ کرو
جیون میں کبھی یہ بھول نہ کرو
اپنے تو آخر اپنے ہوتے ہیں
کبھی ان کو خود سے دور نہ کرو
ہو جائے گر کبھی لڑائی
تو کرلو جلدی سے صلح و صفائی
کردو دل سے اک دوجے کو معاف
رکھو دل کو آئینے کی طرح صاف

لالچ

لالچ جب انسان کو بھا جاتی ہے
وہ خونی رشتوں کو بھی کھا جاتی ہے
نیت جب بری ہو جاتی ہے
حق بات سے دوری ہو جاتی ہے
پیسے سے جب یاری ہو جاتی ہے
رشتے داری بے معانی ہو جاتی ہے
بے ایمانی جب دل میں سما جاتی ہے
شیطانیت بھی اس سے شرما جاتی ہے
پھر برائی بھی اسے اچھائی نظر آتی ہے
کہاں کوئی برائی پھر اسے برائی نظر آتی ہے
مال کی محبت جس دل میں آجاتی ہے
دنیا آخرت دونوں کو تباہ کر جاتی ہے
خدا ہم سب کی برائی سے حفاظت کرے
اور بھلائی کے کاموں کی توفیق عنایت کرے
خدا سلام کی یہ دعا تو سن لے
نیک بندوں میں اسے بھی چن لے

دیکھو گے آئینے میں اپنی صورت

دیکھو گے آئینے میں گر اپنی صورت
نہیں آئے گا نظر کوئی بھی بد صورت
آئے گی نظر دوسروں میں اچھائیاں
کھلے گی خود پر اپنی سچائیاں
کہنے والے نے بالکل حق کہا ہے
اک نہیں سو فیصد سچ کہا ہے
تمام عمر ہم یہی بھول کرتے رہے
دھول چہرے پہ تھی آئینہ صاف کرتے رہے

سب سے بڑی دولت

ماں باپ ہے دنیا کی بڑی دولت
نہیں اس کے جیسی کوئی اور دولت
گر ہے کسی کے ماں باپ زندہ
ہے بڑا خوش قسمت وہ بندہ
جو کرتا ہے ماں باپ کی خدمت
ہوتی ہے اس کے جان ومال میں برکت
رکھتے ہیں جو ماں باپ کو خوش
ان کی اولاد بھی رکھتی ہے ان کو خوش
ان کی دعائیں ہیں مصیبت سے پہرہ
سن ان کی باتوں کو نہ بن بہرہ

ماں

ماں کیسے ادا کروں قرض ترے ان گنت احسان ہے

تو جہاں میں قربانیوں کا زندہ نشان ہے

تجھے دیکھ آنکھوں کو ملتا قرار ہے

تو نے دیئے مرے خاطر نہ جانے کتنے امتحان ہے

خدا کا تو اک عظیم شاہکار ہے

تو مرے دل کا چین و قرار ہے

تری بیقراری پہ آتا خدا کو بھی دلار ہے

زم زم تری ممتا کی یادگار ہے

جو ہو ترا نافرمان اس پہ خدا کی پھٹکار ہے

ماں کیسے ادا کروں قرض ترے ان گنت احسان ہے

یاد رکھ پچھتائے گا

گر کسی کا دل دکھائے گا

یاد رکھ پچھتائے گا

وقت کسی کا نہیں ہوتا

اک روز تجھے بھی رلائے گا

اپنی شہرت پہ نازاں نہ ہو

پتہ نہیں کب تک یہ گل کھلائے گا

مال و دولت کچھ ساتھ نہیں جائے گا

خالی ہاتھ آیا تھا خالی ہاتھ جائے گا

کر سلام اگلے جہاں کی بھی فکر

دم واپسی زباں پہ ذکر خدا آئے گا

موبائل

موبائل فائدے کی چیز ہے پر نقصان سے خالی نہیں
اس کا بے دریغ استعمال کوئی دانائی نہیں
حدود شرع میں رہ کر کرو استعمال
تاکہ ہو قیامت میں رسوائی نہیں
ہوتے ہیں موبائل سے فوائد بھی حاصل
ہے بات صداقت پہ مبنی اس میں کوئی دو رائے نہیں
نہ کیجئے ایسی چیزوں کو فارورڈ
ہوتی جس میں کوئی اچھائی نہیں

دھوکہ

جب بھی کسی پہ بھروسہ کیا
ہمارے ساتھ اسی نے دھوکہ کیا
بات جو راز تھی کیسے فاش ہوئی
اس پہ کبھی تم نے سوچا کیا
ہم نے تو ان کے لئے پلکیں بچھائی
شاید یہ محبت انہیں راس نہ آئی
دوستی کیسے نبھائی جاتی ہے
اسے یہ بات سمجھ نہ آئی
منہ پہ میٹھی باتیں پیٹھ پیچھے برائی
اچھی ہوتی ہے ایسوں سے بنا لینا جدائی
منہ میں زباں ہم بھی رکھتے ہیں
نہیں چاہتے مگر ہم لڑائی
ہے اب زمانے کی یہی سچائی
اسے قبول کر لینے میں ہی ہے بھلائی
یہاں اب کوئی کسی کا نہیں ہے
کوئی کچھ بھی کہے بات یہی صحیح ہے

یہاں سب کو اپنے مطلب سے مطلب ہے
رشتے ناطے وفا دوستی سب بے مطلب ہے
سلام تم اپنا کام کرتے جاؤ
تنقید کی فکر نہ کرو لکھتے جاؤ

ہر آنکھ وہاں نم ہے

جہاں ہر سو پسرا غم ہے
ہر آنکھ وہاں نم ہے
کئی روز ہو گئے مگر
برس رہے اب بھی بم ہے
اس ظلم و بربریت کی
جتنی بھی کرو نندا کم ہے
ہے دل کس قدر سفاک
بچوں پہ بھی نہیں آ رہا رحم ہے
دیکھ ظلم کا یہ خونی منظر
اک دنیا ان پہ برہم ہے
ہو جلد ظلم کا خاتمہ
دعا سلام کی یہی ہر دم ہے

جنگ

جنگ میں بے قصور جانیں جاتی ہیں
ماردی بچوں کی مائیں جاتی ہیں
ہر سو چھوٹے بچوں کے
سسکیوں کی آہیں آتی ہیں
ہوتا ہے ظلم اس قدر
کہ انسانیت بھی شرماتی ہیں
جو لوگ زندہ بچ جاتے ہیں
انہیں رفتگاں کی یاد تڑپاتی ہیں
سلام دیکھ کر جنگ کے مناظر
آنکھیں آنسوؤں میں نہاتی ہیں

انسانیت

ہم سب آدمی اور انسان ہے
انسانیت ہماری پہچان ہے
رکھنا اس بات کو پیش نظر
ہمیں ہر گھڑی ہر آن ہے
جہاں میں سب سے قیمتی چیز
انسانی جان ہے
کرتا ہے جو قتل و غارت گری
بڑا بد بخت وہ انسان ہے
ہو جابر و ظالم کوئی بھی
وہ انسان نہیں حیوان ہے
نہ دے ہم ظالم کا ساتھ
رکھنا اس بات کا خاص دھیان ہے

ظلم کی حد ہوگئی ہے

خدایا مظلوموں پہ ظلم کی حد ہو گئی ہے
ظالم کو ظلم کی عادت ہو گئی ہے
بچوں پہ بھی ترس نہیں آ رہا ہے
بے دریغ وہ خون بہا رہا ہے
مظلوم کا خون پینے کی لت ہو گئی ہے
اک عرصے سے اسے یہ عادت بد ہو گئی ہے
خدایا اب تو ہی ان سے انتقام لے
تاکہ وہ بھی تری قدرت جان لے

ظالم کی چاہت

ظالم کی ہے چاہت غزہ کو مٹا دے
خدایا تو انہیں قدرت اپنی دکھا دے
نہ کرے دو بارہ ظلم و ستم
ظالم کو سبق ایسا سکھا دے
ہے سب کی بس یہی تمنا
مظلوم کو حق ان کا دلا دے
ظالم بڑا دندنا رہا ہے
اسے نشان عبرت بنا دے
ہے ظالم کے جو عزائم
اسے خاک میں ملا دے
ہے جتنے بھی ستمگر
ان کو آپس میں بھڑا دے
ہے جو بھی ظالم خدایا
دلوں میں ان کے دھاک اپنی بٹھا دے
جو اپنوں سے بچھڑ چکے ہیں
اپنے کرم سے انہیں ملا دے

جو مظلوم کے ساتھ کھڑے ہیں
سب کو بہتر صلہ دے
ہے ہم بے بس و مجبور
سوائے دعا کے ہم اور کیا دے

دعا ہماری یہی ہر آن ہے

ہو رہا غزہ میں قتل عام ہے
ہو رہے بے گناہ شہید صبح و شام ہے
ہے حکمران خاموش و بے حس
کتنے افسوس کا مقام ہے
اب تو ہسپتال بھی محفوظ نہیں
جا رہی وہاں بھی انسانی جان ہے
ہو گئے بمباری سے زمیں دوز
کتنے دکان و مکان ہے
مرد و عورت جوان بوڑھے
سب لوگ پریشان ہے
ظالم طاقت کے نشے میں
بن بیٹھا حیوان ہے
ملے مظلوم کو جلد انصاف
دعا ہماری یہی ہر آن ہے

سخت دلی

دل سخت کتنا ظالم ہے
بے قصوروں کو مار رہا ہے
بڑی بے رحمی سے بے قصوروں کے
گھر بار اجاڑ رہا ہے
والدین سے بچے ان کے
بے دردی سے چھین رہا ہے
اک عرصے سے ظلم و ستم
جھیل اہل فلسطین رہا ہے
ظالم ظلم کی ہولی
کھیل رات دن رہا ہے
ہسپتال میں مریض
تڑپ دوائی بن رہا ہے
خدا کرے کہ یہ سلسلہ اب ختم ہو
بندھ بے گناہوں پہ ظلم و ستم ہو
پوری انسانیت حق کی آواز بلند کرے
تاکہ مظلوم بھی اپنا سر بلند کرے

ہے جب تک انسانیت باقی

ہے جینے کا مزہ اس وقت تک باقی

ہے جب تک ہم میں انسانیت باقی

وہ انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے

انسان کو دیکھ کر درد میں انسانیت نہ جاگی

کوئی آب پیتا ہے کوئی چائے کوئی کافی

تو انسانیت کا جام پی ساقی

اک مرتبہ اسے چکھ کر تو دیکھئے

نہیں ہے اس سے بہتر کوئی جام ساقی

ہے دنیا میں یہ واحد ایسا جام

جس کا نہیں ہے کوئی دام ساقی

نہیں ہے تخلیق ہماری اک دوجے سے مختلف

ہے ہماری اصل خاک ہم سب ہے خاکی

ہوگی ہماری آواز میں گر قوت

تو پلٹ سکتی ہے ہر بازی

کرے ہم سدا ایسے کام اے سلام

کہ ہو جس سے دوسرے کا دل خوش اور راضی

وقت رخصت

وقت رخصت کیا کہنا ہے

اسی تعلق سے کچھ عرض کرنا ہے

کرنا اول سلام ہے

مگر اس میں کوتاہی اب عام ہے

بعدہ دعائے استودع اللہ پڑھنا ہے

پھر جانب منزل بڑھنا ہے

یا پھر کہنا فی امان اللہ ہے

بیشک سب کا محافظ اللہ ہے

کہنا اللہ رسول کے حوالے ثابت نہیں ہے

اسلاف نے ہمارے یہ بات کہی نہیں ہے

ہر عمل میں ہمیں دامن رسول تھامے رکھنا ہے

سدا ہمیں اس کا خیال رکھنا ہے

ہر عمل میں ہم شرع کے پابند ہے

وہ کام نہیں کرنا جو کرتا ہمارا من ہے

خدائے پاک ہمیں توفیق عمل دے

شرع میں نہ ہم عقل کو دخل دے

سنو دل کے کان سے

سنو اک بات خوب دھیان سے
ہو سکے تو سنو دل کے کان سے
ہوتے ہیں بعض لوگ بڑے شاطر
کہتے ہیں جائز ہے علاج کی خاطر
خون سے قرآنی آیات تحریر کرنا
کبھی نہ تم ان کی بات کی تصدیق کرنا
یہ سب دین و ایمان کے لٹیرے ہیں
ہر جگہ ڈال رکھے انہوں نے ڈیرے ہیں
سدا ان سے بچ کے رہنا
اپنی جگہ تم ڈٹ کے رہنا
یہ دکھاتے خود کو بھولے بھالے ہیں
کہتے خود کو بڑے اللہ والے ہیں
در حقیقت دے رہے ہوتے یہ دھوکہ ہے
سنبھل جانا اب بھی موقع ہے
لکھنا خون سے تعویذ حرام ہے
نہیں رکھا خدا نے اس میں آرام ہے

سلام کی اس بات کو تم دل میں جگہ دینا
خود تک نہ رکھنا محدود دوسروں کو بھی بتا دینا

وقت کسی کا نہیں ہوتا

وقت کسی کا نہیں ہوتا

یہ بڑا بے رحم ہے

لاج کسی کی نہیں رکھتا

بڑا بے شرم ہے

آتا ہے جب بتانے پر

تو سب کی اوقات بتا دیتا ہے

اور جب نوازنا چاہے

تو گدا کو شاہ بنا دیتا ہے

اس لئے غرور کبھی اچھا نہیں ہوتا

کھیل میں ہر کھلاڑی کچا نہیں ہوتا

اس لئے کسی کو کبھی کم نہ آنکو

سدا دوسرے میں کیوں کبھی خود میں بھی تو جھانکو

عزت کی سدا حفاظت کرنا

ہے مجھے بس یہی ہدایت کرنا
عزت کی سدا حفاظت کرنا

کرنا اس کی حفاظت جان کی مانند
پڑتی ہے اس کی ضرورت سانس کی مانند

عزت اک بار چلی جائے پھر نہیں آتی
دو چار دن نہیں جیون بھر نہیں آتی

سدا عزت کی حفاظت کرنا
جیون بھر پچھتاؤ گے ورنہ

کیجئے مسجد کی تعظیم

آیا کیسا عجب دور ہے
مسجدوں میں بھی ہونے لگا شور ہے
کیجئے مسجد کی تعظیم

دیا شریعت نے اس بات پہ زور ہے
مگر ہونے لگی اب اس معاملے میں کوتاہی ہے
دیکھ کر ایسا منظر دل کو دکھ تو ہوتا ہی ہے
بعد از نکاح بھی ہو رہا ہوتا شور و غوغا ہے
حالانکہ شریعت نے اس عمل سے روکا ہے
حکم شرع کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے
یہ کام مجھے آپ کو ہر گھڑی ہر دم کرنا ہے
کرے نیت کہ اب سے ایسا ہی کریں گے
جیسا نبی نے فرمایا ویسا ہی کریں گے

مسجد کا ادب

مسجد کا ادب ہم نہیں کریں گے
تو بتاؤ پھر کون کرے گا
سنجیدگی سے اس پر اے مومن
تو کب غور کرے گا
جب تک عمل کی نیت نہ ہوگی
مسجد میں یوں ہی شور کرے گا
جانے انجانے میں اے نمازی
تو گناہ کتنے اور کرے گا
ہوگا یقیناً وہ خدا کو محبوب
جو عمل اس پر فی الفور کرے گا

گڑیاں ہوگئی اتنی بڑی ہے

عجب آج کی یہ گھڑی ہے
تو آج خوش بڑی ہے
تھا سدا جس کا انتظار
آگئی اب وہ گھڑی ہے
ماں باپ کی ہے جہاں تک بات
بہہ رہی آنکھوں سے اشکوں کی لڑی ہے
تو رہے سدا خوش حال بیٹی
لب پہ دعا یہی ہر گھڑی ہے
ہے دادی اور نانی اماں کا یہ حال
کہ وہ کب سے چپ چاپ کھڑی ہے
سلام پتہ ہی نہ چلا مجھے
کہ گڑیاں کب ہوگئی اتنی بڑی ہے

بیٹیاں

بیٹیوں کے بارے میں کیا لکھوں
کچھ لکھا جو نہیں جاتا
ان کے بارے میں کیا کہوں
کچھ کہا جو نہیں جاتا
اور جب وہ بیاہ کر
گھر سے اپنے رخصت ہوتی ہے
اچھا تو بہت لگتا ہے سلام
پر جاتے ہوئے دیکھا نہیں جاتا
چاہتا ہوں آنسوں کو ضبط کروں
مگر چاہ کر بھی روکا نہیں جاتا

دل

آقا کا یہ فرمان ہے
جس پر ہمارا ایمان ہے
جس کا دل بن جاتا ہے
اس کا دین بن جاتا ہے
لہذا دل کی سدا حفاظت کیجئے
دل جس سے بگڑے وہ کام مت کیجئے
دل کو صحیح معنی میں دل بنائیے
جو مہلت ملی ہے اسے مت گنوائیے
دل کو کینہ کپٹ سے پاک رکھئے
اور آئینے کی طرح بالکل صاف رکھئے

دیکھ لو کیا حکم ہے نبی کا

ہو موقع غم کا یا خوشی کا
دیکھ لو کیا حکم ہے نبی کا
دونوں موقع پر ہم دین کے پابند ہے
یہ بات سمجھے گا جو عقلمند ہے
ایسے ہی موقع پر ہوتا آدمی کا امتحان ہے
ہوجائے نہ کوئی کام خلاف شرع رکھنا دھیان ہے
کرنا سدا جذبات کو شرع کے تابع ہے
مگر ہم کرتے صرف باتیں ہی باتیں ہے
خدا ہم سب کو توفیق عمل دے
تاکہ ہر عمل کو ہم صحیح شکل دے

کیجئے شریعت پہ عمل بخوشی

ہو حالت غم یا حالت خوشی
کیجئے شریعت پہ عمل بخوشی
غم اور خوشی جیون کا اک حصہ ہے
شاہ و گدا سب کا اک سا قصہ ہے
خوشی میں حد سے گذرنا نہیں ہے
مجھے یہ بتا کیا تو مسلماں نہیں ہے
پھر حکم خدا کو کیوں توڑتا ہے
بات گناہ کی تو کیوں سوچتا ہے
حالت غم میں بھی ہم آزاد نہیں ہے
کیا معلوم ہمیں یہ بات نہیں ہے
اپنے جذبات کو قابو میں رکھئے
اتنی قوت تو بازو میں رکھئے
خلاف شرع کام نہ خود کیجئے
اور نہ آپ کی جانب سے ہونے دیجئے

بے ادبی سے حاصل ندامت ہوتی ہے

ادب سے ہی علم کی آمد ہوتی ہے
بے ادبی سے حاصل ندامت ہوتی ہے

ادب علم کا پہلا زینہ ہے
کھلتا اس سے قلب و سینہ ہے

ادب کا دامن چھوڑنا نہیں ہے
اس سے ناتا توڑنا نہیں ہے

با ادب با نصیب ہوتا ہے
ایسا آدمی خوش نصیب ہوتا ہے

بے ادب پہلے سب کچھ کھوتا ہے
بعد میں خون کے آنسو روتا ہے

دین میں ادب کا بڑا مقام ہے
با ادب نہیں ہوتا کبھی ناکام ہے

ادب کی سدا ضرورت پڑتی ہے
ادب سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے

سلام علم کے ساتھ ادب بھی ضروری ہے
بے ادبی کی خصلت نہایت بری ہے

ادب کا ان کے ساتھ معاملہ ہو

بڑوں سے جب آمنا سامنا ہو
ادب کا ان کے ساتھ معاملہ ہو
جتنی ہو سکے ان کی تعظیم کرے
ہوگا اس کا بڑا فائدہ یقین کرے
ہر جگہ اچھی نہیں ہوتی بیباکی
اس سے ہو جاتی ہے کبھی گستاخی
بڑے جب ناراض ہو جاتے ہیں
بند علم کے ابواب ہو جاتے ہیں
علم سے پہلے ادب حاصل کیجئے
با ادب لوگوں میں خود کو داخل کیجئے
سلام خود بھی اس کا محتاج ہے
با ادب آپ سے دعا کی درخواست ہے

قرآن تجوید کے ساتھ پڑھئے

مت رہ بے علم اور ان پڑھ
قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھ
قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھنا واجب ہے
یہ بات ہر مسلم کے لئے لازم ہے
یہ جملہ ہم نے بارہا سنا ہے
کہ قرآن کو غلط پڑھنا گناہ ہے
پھر کیوں ہم قرآن صحیح نہیں کرتے
جیسی کوشش کرنی چاہئے ویسی نہیں کرتے
ہر چیز کے لئے ہمارے پاس ہوتا ٹائم ہے
مگر قرآن کے لئے ہوتا نہیں ٹائم ہے
یہ ہم کیسے مومن و مسلمان ہے
جو صحیح پڑھ نہیں سکتے قرآن ہے
خدارا اس جانب توجہ کیجئے
اور دوسروں کو بھی متوجہ کیجئے
اگر ہم ٹھان لے تو یہ عمل آسان ہے
بس صحیح نیت کا فقدان ہے

خدائے پاک ہماری مدد فرمائیں گے
اگر ہم اس جانب قدم بڑھائیں گے
سلام کی اس بات کو دل پر لے لیجئے
قرآن کی خاطر تھوڑا وقت دے دیجئے

خود سے بھی مل کے دیکھو

اوروں سے بہت مل لیا
کبھی خود سے بھی مل کے دیکھو
اس کی بھی کچھ آرزوئیں ہوگی
اسے بھی تو پوچھ کے دیکھو
زندگی کے سفر میں اتنا
تیز کیوں بھاگ رہے ہو
با لآخر تھک جاؤگے
مری مانو ذرا رک کے بھی دیکھو
ہر جگہ اکڑ اچھی نہیں ہوتی
کبھی کسی موڑ پہ جھک کے بھی دیکھو
سدا خود کو ہی صحیح نہ سمجھو
سامنے والے کی بات بھی سن کے دیکھو
ہمہ وقت مستقبل کی نہ سوچو
کبھی اپنا ماضی بھی مڑ کے دیکھو
ہر منظر کو قریب سے دیکھنا ضروری نہیں ہوتا
کبھی کسی منظر کو ذرا دور سے بھی تو دیکھو

دیکھو

نیکی میں بیشک خدا نے لذت رکھی ہے
دل سے کار نیک کر کے تو دیکھو
پریشانیاں دور ہو جائے گی
گناہ کو چھوڑ کے تو دیکھو
دل بے قرار کو قرار آجائے گا
ذکر الہی کر کے تو دیکھو
دشمن بھی رام ہو جائے گا
دو میٹھے بول بول کے تو دیکھو
شاید کوئی جملہ دل کو چھو جائے
سلام کی یہ تحریر پڑھ کے تو دیکھو

بدگمانی

بد گمانی مہلک مرض ہے

ہر حال میں اس سے بچنا فرض ہے

رشتے اس سے بکھر جاتے ہیں

معاملات سارے بگڑ جاتے ہیں

اپنے بھی ہو جاتے پرائے ہیں

برباد ہو جاتے گھرانے ہیں

اس لئے یہ اصول بنا لینا ہے

بات یہ دل میں بسا لینا ہے

ہر بات کی کرنی پوری چھان بین ہے

چونکہ کئی لوگ ہوتے مار آستین ہے

خود میں پیدا کرنی یہ خصلت ہے

کسی کام میں نہ ہونی چاہئے عجلت ہے

تحقیق تفریق سے رکھتی محفوظ ہے

یہ عمل بڑا خوب اور ادبھوت ہے

سلام سب کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ہے

کسی کے بارے میں نہ خود کو بدگمان رکھنا ہے

دلی چاہت

اے خدا کر یہ کرم کے یہ سعادت مرے ہاتھ آئے

شہر مدینہ میں مری زندگی کا آخری سانس آئے

ہو جب بھی مدینہ حاضری لے کے کچھ ساتھ آئے

ایسا نہ ہو کے خالی ہاتھ گئے تھے خالی ہاتھ آئے

عشق نبی مرے دل میں سمائے

بدل جائے مرے جینے کی ادائیں

کرلے تو قبول مری ساری دعائیں

کردے مجھ سے دور ساری بلائیں

لائبریری

نہیں ہوتی تھی پہلے اس کام میں دیری
کرتے تھے قائم اک لائبریری
چونکہ کتب بینی کا لوگوں میں شوق تھا
سیکھنے سکھانے کا اک پاکیزہ ذوق تھا
مگر اب یہ ذوق مردہ ہو چکا ہے
کیا بتائے دل افسردہ ہو چکا ہے
کتاوں سے اب بے التفاتی عام ہے
مبتلا اس میں خاص و عام ہے
کاش کہ ذوق مطالعہ پھر پیدا ہو جائے
سلام کتابوں کے ہم شیدا ہو جائے

الماری

گھر میں رکھی ہے الماری
کتابیں بھی ہیں کئی ساری
مگر ہاتھ جانب الماری
کبھی ہمارے بڑھتے نہیں
چونکہ دور موبائل ہے
کتابیں تو ہم پڑھتے نہیں
الماری میں دھول چاٹ رہی بک ہے
چونکہ اب سب مشغول فیس بک ہے
دیکھ کر یہ حالت ہوتا غم ہے
علماء میں بھی اب ذوق مطالعہ کم ہے

قدر و قیمت

تھی اسلاف کی نگاہوں میں
خوب کتابوں کی قدر و قیمت
نہیں رہی اب نئی نسل میں
کوئی اس کی قدر و قیمت
رکھی ہے جن گھرانوں میں کتابیں
چاٹ رہی ہے اسے بھی دیمک
کاش کہ اہل ایمان سمجھے
صحیح معنی میں کتابوں کی قدر و قیمت

نبی صورت پیاری پیاری

نبی کی صورت پیاری پیاری
خدا نے خود جس کی قسم ہے کھائی
نبی کہ جیسی صورت کسی نے نہ پائی
تھی بڑی خوش قسمت آمنہ مائی
کرتی تھی آپ سے محبت حلیمہ دائی
تھے عبد اللہ آپ کے رضاعی بھائی
بتائی آپ نے خدا کی کبریائی
تھے سارے صحابہ آپ کے شیدائی
ہے ہمیں یہ آرزو پیاری پیاری
ہوگا ہم پر بھی اک روز فضل باری
دیکھیں گے ہم بھی ان شاء اللہ
آقا کی صورت پیاری پیاری

بوقت سحر نیند سے جاگ لے

بوقت سحر نیند سے جاگ لے

ہے وقت مقبول خدا سے تو مانگ لے

وقت مقبول سے فائدہ اٹھالے

چند آنسو سامنے اس کے بہالے

دعا میں حال دل اپنا سنا دے

توفیق تجھے گر خدا دے

ہے وہ بڑا ہی خوش قسمت

جو خود کو وقت پہ جگالے

ہے موقع غفلت کے پردے اٹھا دے

رو رو کے بگڑی اپنی بنالے

ہے ذات خدا رحمٰن و رحیم

کر کے توبہ اسے منالے

نہ چھوڑ نیکی کا کوئی بھی موقع

گناہوں سے اپنا دامن چھڑالے

سلام نہ رہنا تو بھی غافل

پڑھ کے نماز دعا کو ہاتھ اٹھالے

موسم سرما

موسم سرما کی ہو چکی شروعات ہے
اسی تعلق سے کرنی کچھ بات ہے
ہوتے دن اس میں چھوٹے ہیں
رکھ لینے ہیں روزے جوکہ چھوٹے ہیں
اوقات نماز کا بھی رکھنا خاص خیال ہے
اس کی اہمیت سے ہوسکتا کس کو انکار ہے
صبح ہوتی نہیں کہ شام ہو جاتی ہے
نمازیں جلدی جلدی سب تمام ہو جاتی ہیں
موسم سرما مومن کے لئے موسم بہار ہے
چھوڑنا نہیں تہجد اس میں زنہار ہے
تہجد کی ادائیگی گر ہوتی رہے گی
گناہوں کی سیاہی دھلتی رہے گی
نماز تہجد صالحین کا شعار ہے
تہجد پڑھنے والوں پہ آتا خدا کو پیار ہے

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہ ارض و سما یہ شمس و قمر کچھ بھی نہ ہوتا
یہ ندی یہ نالے یہ جہاں یہ جہاں والے
کچھ بھی نہ ہوتا ہاں کچھ بھی نہ ہوتا
یہ شجر یہ حجر یہ بحر و بر
کچھ بھی نہ ہوتا ہاں کچھ بھی نہ ہوتا
نہ میں ہوتا نہ تم ہوتے نہ انس و جن ہوتے
نہ الف باء تاء نہ صاد و سین ہوتے
نہ روز و شب ہوتے نہ پیدا ہم سب ہوتے
نہ گل ہوتے نہ کوئل و بلبل ہوتے
کچھ بھی نہ ہوتا ہاں کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
ہے یہ سب آپ کا ہی صدقہ
نہ رہا دل میں شرک کا کھٹکا
بتایا آپ نے ہدایت کا رستہ
قبل اس کے تھی انسانیت کی حالت خستہ

یہ عالم آپ کی خاطر بنایا گیا
معراج پہ آپ کو بلایا گیا
کیسے کرے تعریف آپ کی الفاظ نہیں ہے
پاس ہمارے ایسے القاب نہیں ہے

شادی کا موقع

شادی کا موقع خوشی کا ہوتا ہے
دیکھنا اک دوجے کی خوبی کا ہوتا ہے
ساتھ خوشی کے غم بھی ہوتا ہے
یہ کہاں کبھی کم بھی ہوتا ہے
بیٹیاں ماں باپ کے پاس امانت ہوتی ہے
ماں باپ کے لئے جنت کی ضمانت ہوتی ہے
کچھ عرصہ ساتھ رہتی ہے پھر چھوڑ جاتی ہے
پیچھے صرف یادیں اپنی چھوڑ جاتی ہے
بیٹیاں دور ہوکر بھی دل کے پاس ہوتی ہے
ماں باپ کے لئے وہ بڑی خاص ہوتی ہے
ہے دعا کوئی رنج وغم نہ ان کے پاس آئے
وہ جہاں جائے وہاں کا ماحول اسے راس آئے
سلام بیٹیاں زحمت نہیں رحمت ہوتی ہے
خدائے پاک کی عظیم نعمت ہوتی ہے

مسجد خدا کا گھر ہے

مسجد خدا کا گھر ہے
جھکاتے جہاں ہم اپنا سر ہے
جو نہیں جھکاتے یہاں اپنا سر ہے
وہ بھٹکتے پھر در بدر ہے
مسجد سے مسلم کا ہوتا ناتا ہے
وہ ہر روز یہاں آتا جاتا ہے
مسجد میں ملتا سکون و چین ہے
دولت سکون خداہی کی دین ہے
آمد مسجد ایمان کی علامت ہے
رہتا اس کی بدولت ایمان سلامت ہے
مسجد کے بہت سے حقوق ہے
نہیں کرنی اس کی ادائیگی میں چوک ہے
مسجد خدا کا دربار ہے
کرنا ادب اس کا ہر بار ہے
ادب کا اسلام میں اہم مقام ہے
بے ادب رہتا سدا ناکام ہے

زباں کرتی ہے دل سے داد وصول

میں جب بھی کرتا ہوں ذکر رسول
زباں کرتی ہے دل سے داد وصول
سنو جتنا بھی ذکر آقا دل بھرتا نہیں
کون ہے ایسا جس کا سننے کو دل کرتا نہیں
ہے یہ اک ایسی پیاس جو کبھی بجھنی نہیں
میں دریا بھی پی لوں تو مکتی اس سے ملنی نہیں
لوگ لکھ گئے سیرت پہ اور آج بھی لکھ رہے ہیں
یہ ایسا سمندر ہے کہ اس کے کنارے نہیں مل رہے ہیں
سلام رتبہ آپ کا سب سے بڑا ہے
اک عالم کرتا آپ کی ثنا ہے

قسمت پہ اپنی مسکراتا ہوں

میں جب بھی نعت نبی سناتا ہوں
قسمت پہ اپنی مسکراتا ہوں
ہوتے ہیں اس وقت جو جذبات
وہ خود سے بھی اکثر چھپاتا ہوں
جب بھی زندگی مجھے رلاتی ہے
میں نعت نبی گنگناتا ہوں
کوئی مجھ سے محبت کا وظیفہ پوچھے
میں ورد صلوۃ و سلام بتاتا ہوں
کرتا ہوں جب بھی آقا کا ذکر خیر
خوبصورت جملوں سے اسے سجاتا ہوں
صحابہ نے عید میلاد النبی نہیں منائی
میں بھی عید میلاد النبی نہیں مناتا ہوں
کوئی دل میں اپنے کچھ کوئی کچھ بساتا ہے
سلام میں حب سرور کونین بساتا ہوں

مئولف کی دیگر تالیفات

(۱)منتخب تقاریر۔جلداول (مطبوعہ)

(۲)مجالس خطیب الامت۔اول ودوم (مطبوعہ)

(۳)لطائف سورۂ یوسف۔اول ودوم (مطبوعہ)

(۴)ملفوظات خطیب الامت۔جلداول (مطبوعہ)

(۵)ارشادات خطیب الامت۔جلداول (مطبوعہ)

(۶)بچوں کے لئے احکام ومسائل (مطبوعہ)

(۷)مختصر تذکرہ وتعارف حضرت مولانا یعقوب اشرف صاحب راندیریؒ (مطبوعہ)

(۸)گلدستہ سعید (مطبوعہ)

(۹)حمد ونعت کا گلدستہ (مطبوعہ)

(۱۰)میرے محسنین (مطبوعہ)

(۱۱)مدرسہ اسلامیہ لاجپور...(مطبوعہ)

(۱۲)دل کے احساسات بشکل رباعی (مطبوعہ)

(۱۳)شخصیات (منظوم) (غیر مطبوعہ)

(۱۴)میرے والد مرحوم کا کچھ ذکر خیر (غیر مطبوعہ)

(۱۵)انفاس کرام تذکرہ بعض ارباب اہتمام (غیر مطبوعہ)